زندگی میں انقلاب برپا کرنے والا ایک ولولہ انگیز خطاب

مقصدِ حیات

مع تخریج وتسہیل

علامہ حافظ محمد اسماعیل امجدی

ناشر

اہل سنت کی بے باک ترجمان وناشر

النجم اسلامک میڈیا

زندگی میں انقلاب برپا کرنے والا ایک ولولہ انگیز خطاب

مقصد حیات

مع تخریج و تسہیل

گل گلشن امجدیہ پاسبان سنیت ناشر مسلک اعلی حضرت

علامہ حافظ محمد اسماعیل امجدی صاحب قبلہ

استاذ دار العلوم حشمت الرضا پیلی بھیت شریف

ناشر

اہل سنت کی بے باک ترجمان و ناشر

النجم اسلامک میڈیا

8527632019,9837777689

عرض ناشر

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم وعلی آله و اصحابه اجمعین

اللہ تبارک وتعالی کا صد شکر ہے کہ مولی کائنات نے اپنی بے پناہ قدرت کاملہ سے دنیا میں گلشن اسلام وسنیت کی آبیاری کے لئے کچھ ایسی مقدس ہستیاں بھیجی کہ جن سے خلق کثیر نے استفادہ کیا اور جن کے نقوش پا، سالکین کے لئے مشعل راہ بنے۔ الحمد للہ عصر حاضر میں امام اہل سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان قادری برکاتی رضی اللہ عنہ کے اور حضور صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رضی اللہ عنہ کے فیوض وبرکات سے جامعہ امجدیہ گھوسی سے سنیت کے نقیب وپاسبان حضرات دستیاب ہوتے رہے ہیں۔ انہی میں سے ایک ہستی ہے علامہ اسماعیل امجدی کی جو ایک باصلاحیت عالم وفاضل ہیں اور جن کی ولولہ انگیز اور فکر و تحقیق سے پر تقاریر سے اب تک اتنے لوگوں کی زندگی میں انقلاب آچکا ہے جس کا شمار دشوار ہے۔ راقم سطور نے آپ کی ایک ایسی ہی تقریر کو کتابی شکل میں پیش کیا ہے۔ جو بھی فضل وکمال اس میں پائیں اسے علامہ موصوف کی طرف سے سمجھیں اور اگر بالفرض کوئی خامی ہو تو یہ اس ناکارا راقم سطور کی خطا سمجھیں جس پر ضرور متنبّہ فرمائیں اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اسے ہمارے اور تمام النجم کی ٹیم کے لئے سامان آخرت بنائے۔ اپنے پیارے حبیب علیہ الصلاۃ والتسلیم کے صدقے۔ آمین بجاہ النبی الامین علیہ افضل الصلاۃ واکرم التسلیم۔

۴ جمادالاول ۱۴۴۰ ھ بمطابق ۱۱ جنوری ۲۰۱۹

فقیر بارگاہ رضویہ

فردین احمد خان رضوی

مدیر اعلی النجم اسلامک میڈیا

آغاز سخن

نحمده و نصلی و نسلم علی رسوله الکریم وعلی آله و اصحابه اجمعین اما بعد

فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُھُمۡ وَ ھُمۡ فِیۡ غَفۡلَۃٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ○* امنت باللّٰہ صدق اللّٰہ العظیم

عزیزان ملت اسلامیہ، ہم اور آپ جس مذہب مہذب کے ماننے والے ہیں، اس مذہب نے انسانوں کو بہترین زندگی گزارنے کا درس دیا ہے۔ اسلام نے ہمیں اور آپ کو ایک صالح معاشرہ تشکیل کرنے کا حکم دیا ہے۔ اسلام ایک ایسا نظام اور ایک ایسا قانون عطا کرتا ہے انسانوں کو جس کی بنیاد پر کسی طرح کا ظلم، کسی طرح کی معصیت، کسی طرح کی ناانصافی اسلام کے دامن میں دور دور تک نظر نہیں آتی۔ اسلام کے ماننے والے اللہ تبارک وتعالی سے اپنا قرب بڑھاتے رہیں۔ اسلام کا قانون یہ ہے کہ جو اللہ کو مانتا ہو اللہ کے رسول کو جو مانتا ہو وہ اس انداز میں زندگی گزارے جس انداز میں قرآن نے کہا ہے۔ جس طرح سے آقائے کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے زندگی گزاری ہے اس طرح سے انسان اپنی زندگی گزارے۔ انسان اپنی زندگی میں اپنے آس پاس کے ماحول کو نمونہ و آئیڈئل نہ بنائے۔ وہ کسی انسان کو اگر انجینئر دیکھتا ہے تو اپنے آپ کو بھی انجینئر بنانے کی کوشش میں پریشان نہ کرے اپنے آپ کو۔ اگر کسی ڈاکٹر کو دیکھتا ہے تو اپنے آپ کو ڈاکٹر بنا کر کے (محض دنیوی اعتبار سے) کامیاب ہونے کی کوشش نہ کرے بلکہ انسان اگر دیکھنا چاہتا ہے کسی کامیاب

*القرآن سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱

انسان کو۔ ہر جہت کے اعتبار سے کامیاب انسان کو۔ ہر میدان میں کامیاب انسان کو۔ اگر کسی قائد کو دیکھنا چاہتا ہے۔ جس کی قائدانہ صلاحیت میں کبھی کسی طرح کی کمی نہ آئی ہو۔ جس کو کسی آئیڈئل کو دیکھنا ہو۔ سیاست کے میدان میں دیکھنا ہو۔ سیادت کے میدان میں۔ قیادت کے میدان میں۔ معاشیات کے میدان میں۔ اقتسادیات کے میدان میں۔ الغرض انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اگر انسان کو اپنا آئیڈئل دیکھنا ہو تو کسی (عام) انسان کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی آئی-ایس یا پی-سی-ایس رینج کے آفیسر کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی ادھی کاری کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسلام کے ماننے والے کے لئے۔ مسلمان کے لئے۔ بلکہ تمام عالم کے انسان کو اگر کامیاب زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ اپنا کسی کو آئیڈئل بنانا چاہتا ہے تو اس کے لئے محمد الرسول اللہ علیہ الصلاۃ والتسلیم کی زندگی آئیڈئل کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس محاض سے بھی وہ کامیاب ہونا چاہتا ہو۔ جس معاملہ میں بھی وہ کامیاب ہونا چاہتا ہو، زندگی کے جس شعبہ میں بھی وہ کامیاب ہونا چاہتا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو اپنالے، کامیابی اس کے قدم چومتے نظر آئے گی۔ مگر ہمیں اور آپ کو یہ چاہئے کہ سب سے پہلے آقائے کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی سیرت کو اپنا حرض جاں بنالیں۔ دنیاوالے ہمیں بیوقوف کہتے ہیں کہتے رہیں۔ دنیاوالے دیوانہ کہتے ہیں کہتے رہیں۔ لوگ ہمیں پاگل کہتے ہوں کہتے رہیں، مگر ہمیں عشق کرنا ہے تو محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن کر کرنا ہے۔ ہمیں عشق کرنا ہے تو اس آقا سے کرنا ہے جس کو اللہ نے سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ ہمیں چلنا ہے تو اس کے

نقش قدم پہ چلنا ہے، اس کے اسوہ کو اپنانا ہے۔ اس کے طریقے کو اپنانا ہے جس کے طریقے کے تعلق سے قرآن نے کہا ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ *

کیا مطلب؟ قرآن نے ہمیں اور آپ کو یہ پیغام دیا ہے کہ اے انسانوں اگر تم کامیابی کی زندگی گزارنا چاہتے ہو۔ کامیاب بننا چاہتے ہو۔ تو تمام انسانوں کی زندگی کی طرف سے نظر پھیر کر میرے محبوب کی زندگی کا مطالعہ کرو۔ میرے محبوب نے جیسی زندگی گزاری ہے اسی طرح سے تم بھی زندگی گزارو کامیاب ہو جاؤ گے۔ ہمیں اور آپ کو قرآن نے یہ درس دیا ہے کہ ہم ہمیشہ اللہ تبارک وتعالی کے ہو کر کے رہیں۔ ہم اللہ کے بندے ہیں لھذا ہمیں اللہ کا محبوب بندہ بن کے رہنا چاہئے۔ اللہ تبارک وتعالی نے ہمیں گناہوں سے دور رہہ کر کے زندگی گزارنے کا درس دیا ہے۔ قرآن مقدس کے اندر جابجا مقامات پر انسانوں کو یہ بتایا گیا کہ اے لوگوں! اب بھی موقع ہے! اللہ کا فضل تم پر ہے۔ اللہ کی مہربانیاں تم پر ہیں۔ توبہ کر لو! باب توبہ کھلا ہوا ہے۔ رحمت کے دروازے اللہ کے کھلے ہوئے ہیں۔ اگر انسان گناہ کر کر کے تھک چکا ہو! تو اللہ کی رحمت کے دروازے کھلے ہیں آجائے۔ رحمت کے آغوش میں اس کو پناہ مل جائے گی۔ انسان جب پوری دنیا سے تھک جائے ہار جائے۔ کہیں اسے پناہ نہ مل رہی ہو، کہیں اسے قلبی سکوں نہ مل رہا ہو اس کا دل بے چین و بے قرار ہو رہا ہو۔ وہ اللہ کے گھر میں پہنچ جائے اس کو پناہ مل جائے گی۔ قلبی سکون مل جائے گا۔ وہ دو (۲) رکعت نماز ادا کر لے اسے اطمنان قلبی حاصل ہو جائے گا۔ اگر کسی انسان کا دل گھبرا رہا ہو

---

*القرآن سورۃ الاحزاب آیت ۲۱

اللہ کے ذکر میں مشغول ہو جائے اسے اطمنان مل جائے گا۔ یہ میں نہیں کہتا! اللہ کا قرآن کہتا ہے:

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ تَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُھُمۡ بِذِکۡرِ اللّٰہِ اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡب ٭

جب دنیا کی عیاشیوں سے، جب دنیا کی آسائش وزیبائش سے۔ دنیا کے تمام سامان زندگی سے اسے اطمنان نہ ملے۔ اس کی پریشانیاں دور نہ ہوتی ہوں۔ تب انسان کو اللہ کا ذکر کر لینا چاہئے اسے قلب کا سکون مل جائے گا۔ لوگوں رب کریم قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ انسانوں کی حالت کیا ہے۔ انسان لہو ولعب میں کھیل کود میں اتنا مشغول ہو چکا ہے کہ اسے پتا ہی نہیں ہے کہ وہ دنیا میں آیا کیوں ہے۔ اللہ نے اسے بنایا کس لئے ہے۔ دنیا میں بھیجا کس لئے ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡن ٭٭

کیا مطلب؟ اللہ فرماتا ہے اے غافل انسانوں! غور کرو ہم نے تمہیں یوں ہی کھیل کود کے لئے پیدا نہیں کیا ہے۔ بلکہ ہم نے تمہیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ آج ہمارا۔ آپ کا حال یہ ہے کہ جہاں کھیل کود کا معاملہ ہو، لہو لعب تماشے کا معاملہ ہو تو دو۔ چار گھنٹے گزر جاتے ہیں ہم تھک تے نہیں ہیں۔ ہمارا نفس ہم پر اس طرح سے غالب آچکا ہے کہ چار چار پانچ پانچ گھنٹے کا کھیل ہمارا نوجوان کھیلتا رہے۔ نہ اسے بھوک کا احساس ہے نہ اسے پیاس کا احساس ہے۔ نہ ماں باپ کی ناراضگی کا خیال ہے۔ نہ وقت کے ضائع ہونے کا خیال ہے۔

٭القرآن سورۃ الرعد آیت ۲۸ ٭٭القرآن سورۃ الذاریات آیت ۵۶

نہ پیسے کی بربادی کا خیال ہے۔ کسی چیز سے کوئی غرض نہیں ہے۔اسے کھیل کود سے ایسی محبت ہے کہ ہر چیز کو وہ بھولا بیٹھا ہوا ہے۔اللہ اکبر! مسجد کے اندر آرام مل رہا ہے، پنکھے لگے ہیں۔لائیٹ کا انتظام ہے۔ پانی کا انتظام ہے۔ بہترین فرش کا انتظام ہے۔دس سے پندرہ منٹ کے لئے اللہ کی عبادت کرنا ہے۔دھوپ نہیں لگ رہی ہے پریشانی نہیں ہو رہی ہے۔ماں باپ راضی ہو رہے ہیں۔اللہ اور اس کے رسول راضی ہو رہے ہیں۔ مگر مسلمان کے پاس اس کے لئے وقت نہیں مل رہا ہے۔ مسلمان اس کے لئے وقت نہیں نکال رہا ہے۔ بہانے طرح طرح کے تلاش کر رہا ہے۔ابھی میرے کپڑے نہیں صاف ہیں۔ابھی میرا جسم ناپاک ہے۔ابھی میرے پاس وقت نہیں ہے۔ابھی مجھے ہوم ورک کرنا ہے۔ابھی مجھے آفس کا کام دیکھنا ہے۔ارے قرآن کہتا ہے مسلمانوں سنو!

اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ*

کیا مطلب؟ قیامت ہم سے قریب ہو چکی ہے! ہمارا حساب ہم سے قریب ہو چکا ہے! اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سے حساب لینے والا ہے ہمارے ہر عمل کے تعلق سے۔تم نے دنیا کے اندر کیا کیا تھا؟ کیا تمہیں جان اسی لئے دی گئی تھی۔کیا نعمتیں ساری اسی لئے دی گئی تھیں؟ کہ جا کر کے دنیا میں لہو لعب میں مشغول ہو کر کے میری یاد کو بھلا دو؟ میرے ذکر کو بھلا دو؟ قرآن کی تلاوت کو چھوڑ بیٹھو؟ نماز روزوں سے کوئی تعلق نہ رکھو؟ ہر گز نہیں! تمہیں زندگی اس لئے نہیں ملی۔زندگی اس لئے ملی ہے تاکہ محبوب کے (اسوہ کے) سانچے میں ڈھل کر کے اللہ والے بن جاؤ۔زندگی ملنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنے رب کو راضی کر لو۔

*القرآن سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۱

حساب کا وقت قریب ہے۔ موت کا وقت مقرر ہے۔ ہمیں اور آپ کو ایک دن یہ دنیا چھوڑ کر جانا ہے۔ اس زندگی کی تیاّری کریں جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں ہمیں ایک ایک عمل کے تعلق سے جواب دہ ہونا ہے۔ دنیا کے امتحان کی خوب تیاّری کرتے ہیں۔ خوب محنت کرتے ہیں۔ بیٹے کا امتحان آجائے تو باپ کھیلنے نہیں دیتا۔ باپ کہیں جانے نہیں دیتا۔ دوستوں کے یہاں دعوت ہو جائے وہاں نہیں جانے دیتا۔ (اور کہے گا) بیٹا آپ کا امتحان ہے، آپ محنت کرلو ورنہ فیل ہو جاؤ گے۔ کیا کبھی ہم نے اپنے بچوں کو اس طرح سے نصیحت کی کہ بیٹا اگر نماز نہیں پڑھو گے تو قبر کے امتحان میں فیل ہو جاؤ گے ؟؟؟ بیٹا اگر رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کی سنتوں پر عمل نہیں کرو گے تو کامیاب نہیں ہو گے آخرت کے امتحان میں۔ کبھی ہم نے اپنی اولاد کو ایسی تربیت دی؟ کبھی اس امتحان کے تعلق سے بیدار کیا ہم نے اپنے بچوں کو؟ آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے آپ میں تبدیلی لائیں۔ وہ کام کریں جس سے اللہ کے رسول علیہ الصلاۃ والتسلیم راضی ہو جائیں؟ ان تمام کاموں سے کنارہ کشی کریں جو قرآن وحدیث کے خلاف ہوں۔ ملت اسلامیہ کے نوجوان! جن سے ایک امید وابستہ ہے۔ انہیں آج اس دور پر فتن کے اندر ضروری یہ ہے کہ اسلامی تعلیمات حاصل کریں۔ دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ۔ آپ اگر دینی تعلیم کے ساتھ دنیوی تعلیم کو حاصل کر رہے ہیں تو یقین جان لیجئے کہ آج جتنے بھی فتنے ہیں، ان تمام سے بچ کر کے آپ دین کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اپنے گھر والوں کی خدمت کر سکتے ہیں۔ اپنے معاشرہ کو ایک اچھا نظام دے سکتے ہیں۔ اور اگر آپ دینی تعلیم سے کورے (خالی) ہو کر دنیا کی تعلیم

حاصل کر رہے ہیں تو آپ کی آخرت تباہ ہو جائے گی۔ دنیا کے یہ لوٹیرے! ایمان کے ڈاکو جگہ جگہ پر نئے نئے ہتھکنڈوں کے ساتھ آپ کے ایمان پر ڈاکا ڈالنے کے لئے تیّار بیٹھے ہیں۔ اس لئے آپ سے گزارش ہے خاص طور سے نوجوان نسل سے کہ لہو لعب کھیل کود کے کاموں سے بچ کر کے اپنا ٹارگیٹ اور اپنا مشن متعین کر لے۔ کہ اسے ایسی زندگی گزارنا ہے کہ وہ اپنی قوم کے لئے بھی اچھا کام کر سکے۔ اپنے خان دان کے لئے بھی اچھا کام کر سکے۔ اور جب وہ دنیا سے جائے تو جانے پر لوگوں کو غم ہو کہ جانے والا ایک اللہ والا گیا ہے۔ رب کریم کی بارگاہ میں دعا ہے کہ رب کریم ہم سبھی کو اپنے محبوب علیہ الصلاۃ والتسلیم کی محبت میں زندگی گزارنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

و آخر دعونا ان الحمد للّٰہ رب العلمین